مقصود المسواک

اہل ایمان کے لئے رمضان کریم کے موقع پر مسواک کے فضائل ومسائل پر مشتمل ایک خصوصی تحفہ

زیر سرپرستی

پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ مولانا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مقصود الٰہی نقشبندی مدظلہ العالی

تحریر وترتیب

محمد خرم غزالی

(طالب علم: جامعہ علیمیہ اسلامیہ)

اسلامی روحانی مشن

اداریہ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم کی اتباع کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ہے۔ اہل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر نہ صرف عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہر قول و عمل سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت و طریقہ کو جاننے کے لئے کوشاں رہتے ہیں تاکہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو پوشیدہ ہو۔ سفر ہو یا حضر، سردی ہو یا گرمی، میدان جنگ ہو یا مکہ و مدینہ منورہ کی پر امن گلیاں، خلوت ہو یا انجمن، غار ہو یا آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا بستر مبارک، حیات طیبہ کا ہر پہلو ہمارے لیے روشنی اور ہدایت کا مینار ہے۔ فقہا کرام اور مجتہدین نے مشروعات کی بحث میں بہت ہی وضاحت کے ساتھ ان امور کا تعین کر دیا ہے جن کی وجہ سے انسان عتاب یا عقاب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ جس کی وجہ سے خاص طور پر کسی چیز کے حکم کے بیان میں غیر معتدل رویوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ہم میں سے اکثر حضرات بہت سی سنن مطہرہ کو محض یہ سوچ کر ترک کر دیتے ہیں کہ یہ تو سنت زائدہ ہے اور اس کو نہ کرنے سے عتاب یا عذاب نہ ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں کہ کامیابی اور کامرانی اس بات میں ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ قرآن حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا محبوب بنالے۔

پیش نظر رسالہ مسواک کرنے کے فضائل اور مسائل کے بارے میں ہے۔ جسے انتہائی محنت کے ساتھ جامعہ علیمیہ اسلامیہ کے چوتھے سال کے طالب علم محمد خرم شہزاد صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ اس سے قبل گذشتہ سال بھی مقصود الاعتکاف کے نام سے آپ کی تحریر اسلامی روحانی مشن کے زیر اہتمام شائع کی جاچکی ہے۔ اس رسالے کو رمضان کریم کے مبارک مہینہ میں المقصود کی زینت بنایا جارہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عوام و خواص اس رسالے کے مطالعہ کے بعد مسواک کی سنت پر مواظبت اختیار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنن مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

عمیر محمود صدیقی

مقدمہ

تمام حمد وثناء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا نظام ہے اور جس نے حضرت انسان کی نجات اخروی کے لئے حضرات انبیا علیہم السلام کو بھیجا اور حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کو شاہراہ رشد و ہدایت کی راہ دکھاتے رہے اور ان کی اطاعت کو اللہ جل جلالہ نے اپنی اطاعت کہا ہے، ان کی زندگی کا ہر پہلو حضرت انسان کے لئے راہ نجات ہے اور اللہ جل جلالہ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اور ان کی سنتوں سے اعراض کرنا، بے راہ روی اختیار کرنا، اللہ جل جلالہ کے احکامات سے بے راہ روی ہے اور اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی تعلیمات میں کچھ امور ایسے ہیں جو سب میں مشترک رہے ان کو فطری امور بھی کہا جاتا ہے مثلاً بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیرناف بال مونڈنا، مسواک کرنا وغیرہ۔ اس مختصر رسالہ میں جس کو مقصود المسواک کے نام سے موسوم کیا ہے ہم نے اُن فطری امور میں سے ایک فطری امر یعنی مسواک کرنے سے متعلق فضائل ،مسائل، آداب اور دینی و دنیاوی برکات کا احادیث، اقوال صحابہ اقوال محدثین اور فقہا کرام کے اقوال کی روشنی میں بیان کئے ہیں اور بالخصوص اس مختصر رسالہ میں ہم نے ایک مختصر سا باب باندھا ہے کہ کیا ''ٹوتھ برش مسواک کی موجودگی میں مسواک کے قائم مقام ہے؟'' اس کے علاوہ چند احادیث اور چند فقہاء کرام (احناف) کے اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ یہ سب میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے اس ادنیٰ غلام پر خاص نظر کرم اور توجہ تھی جس کا یہ نتیجہ ہے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ کی رضا وخوشنودی محمد عربی ﷺ کی اطاعت اور اتباع میں ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت بعینہ اللہ جل جلالہ کی اطاعت ہے جس کو اللہ جل جلالہ نے قرآن پاک میں کئی ایک مقامات پر بیان فرمایا ہے۔

مَن يُّطِيعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللہ (النساء: ۸۰)

ترجمہ: جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ (جمال القرآن)

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ رب العالمین جل جلالہ ہم سے محبت کرے اور ہماری مغفرت فرمائے یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت واتباع ہی میں مضمر ہے جس کو قرآن پاک نے اس انداز میں بیان کیا ہے۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفرلکم ذنوبکم والله غفور الرحیم (آل عمران: ۳۱)

ترجمہ: (اے محبوب!) آپ فرمایئے (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ اور بخش دے تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (جمال القرآن)

اطاعت رسول ﷺ کی تعریف قرآن پاک نے یہ بیان کی ہے۔

ومآ اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھو (الحشر: ۷)

ترجمہ: اور رسول (کریم) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔ (جمال القرآن)

ترجمہ۔ اور رسول ﷺ جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔

یعنی جن احکامات پر آپ ﷺ نے عمل پیرا ہونے کا حکم دیا اس پر عمل کیا جائے اور جن سے منع کیا گیا ہے اس سے رک جائیں خواہ خوشی ہو یا غم، راحت ہو یا تکلیف ہر حالت میں آپ ﷺ کی مبارک سنتوں کی اقتداء کی جائے اور اپنی تمام خواہشات کو آپ ﷺ کے حکم پر قربان کر دیا جائے۔

اتباع رسول ﷺ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تمام سنتوں کی اقتدا کی جائے حکمت عقل میں آئے یا نہ آئے، بظاہر منفعت نظر آئے یا نہ آئے، اُس فعل کو کیا جائے اور اسی لئے کیا جائے کہ آپ ﷺ نے کیا ہے۔

بلاشبہ ایسا شخص محبّ کامل ہے اب یہ اپنے دعوی محبت میں سچا ہے کہ اس نے اپنی تمام نفسانی خواہشات کو اپنی عقل کو پسِ پشت ڈال کر آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر قربان کر دیا ہے۔

حدیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو صحابہ نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ (بخاری شریف: ج:۲،ص:۸۲۰)

فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے دیکھا تو آپ کی اقتدا میں

صحابہ نے بھی اپنے ہاتھوں پر اُسے سجا لیا پھر جیسے ہی آقا ﷺ نے اسے ترک کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے اُس عمل کو ترک کیا جب کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو انگوٹھی پہننے کا حکم نہیں دیا تھا اس کو اتباع رسول کہا جاتا ہے۔ آقا ﷺ کی تعلیمات اور آپ کی اداؤں اور سنتوں پر کامل عمل ہی سے ایمان کو تقویت ملتی ہے ظاہر و باطن سنورتا جاتا ہے عبادت الٰہی میں استقامت ملتی ہے آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع میں ہماری کامیابی ہے۔ اہل ایمان کا حقیقی دشمن جس کو قرآن کریم نے عدو مبین (کھلا دشمن) کہا یعنی شیطان لعین الرجیم ہمہ وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اہل ایمان کو ہر اس نیک عمل سے دور کیا جائے، غفلت میں ڈالا جائے جو اللہ رب العالمین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہو۔ شیطان لعین کے شیطانی حربوں میں سے ایک شیطانی حربہ یہ ہے کہ جس کو سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ اور ابن جوزی علیہ الرحمۃ اور کئی علماء وصوفیاء نے بیان کیا کہ شیطان اہل ایمان کے دلوں میں یہ شیطانی وسوسے پیدا کرتا ہے کہ یہ عمل تو مستحب ہے فرض یا واجب تو نہیں اس طرح مستحب کا ترک کروا دیتا ہے اسی طرح شیطان لعین اس شیطانی حربے کو استعمال کرتے ہوئے یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ یہ تو نفل ہے۔ فرض یا واجب تو نہیں ہے۔ یہ تو سنت ہے فرض یا واجب تو نہیں ہے آپ فرماتے ہیں شیطان لعین ان وسوسوں کی بنیاد پر ایک وقت آتا ہے کمزور ایمان والوں کو فرض، واجب کی ادائیگی سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ اگر مسواک جیسی عظیم سنت کو صرف یہ کہہ کر ترک کر دیا جائے کہ یہ تو مستحب ہے، فرض یا واجب تو نہیں تو سمجھ لیں یہ خیال رحمانی نہیں شیطانی وسوسہ ہے کہ وہ ہمیں اس عظیم عمل سے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے، تمام انبیاء کی سنت ہے اور جس عمل سے نماز کا ثواب ۷۵ درجہ بڑھا دیا جاتا سے محروم کر رہا ہے۔ یہ شیطانی ہربہ آج مسواک جیسی عظیم سنت سے محروم کر رہا ہے، عنقریب پھر وہ وضو سے بھی دور کر دے گا یہاں تک کہ پھر قیام، رکوع، سجود سے بھی محروم کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

اس پہ اکتفا کروں گا کہ انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہے۔ حضرات علمائے کرام اور قارئین حضرات میری اس مختصر سی کاوش پر اگر کسی خطا پر مطلع ہوں تو مجھے ضرور اطلاع دیں۔ اصلاح فرمانے پر میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا۔ جزاک اللہ

خاکپائے اہل بیت

محمد خرم غزالی (طالب بالجامعۃ العلمیۃ الاسلامیہ)

۱۸ رجب ۱۴۳۲ء

مسواک کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ:

ابن منظور افریقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظِ مسواک ''سواک'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی ملنے کے ہیں۔سواک بمعنی لکڑی سے دانتوں کو ملنا کے ہیں۔اور جس طرح لکڑی سے دانتوں کو ملتے ہیں اس پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، جس طرح لفظِ مسواک کا استعمال ہوتا ہے۔عربی اور کتب حدیث میں مسواک کے لئے لفظِ سواک استعمال ہوا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''السواك مطهرة للفم مرضاة لرب''

(سنن کبریٰ، نسائی شریف)

مسواک منہ کی صفائی اور خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من خیر خصال الصائم السواک (ابن ماجہ) روزہ دار کے اچھے کاموں میں سے مسواک کرنا بھی ہے۔ بیان کردہ دونوں احادیث طیبہ میں مسواک کے لئے لفظِ سواک استعمال ہوا ہے۔المعجم الوسیط میں ہے کہ سواک سے مراد پیلو کے درخت سے حاصل کردہ لکڑی بھی ہے یا کسی بھی درخت سے۔سواک کی جمع سوک' اوراسوِ کۃ جبکہ مسواک کی جمع مساویک آتی ہے۔مسواک عربی زبان کا لفظ ہے۔لغت اردو میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔عرب لفظِ مسواک کو مذکر مؤنث دونوں معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں جبکہ اردو میں مؤنث استعمال ہوتا ہے۔مسواک کے معنیٰ لکڑی کے بھی ہیں اور سواک کے معنیٰ بھی لکڑی کے آتے ہیں۔

(لسان العرب، ج:۱۰، ص:۴۴۶۔المعجم الوسیط، ج:۱، ص:۴۶۵)

مولوی نورالحسن نیر کاکوری مرحوم اور مولوی فیروز الدین صاحب مسواک سے متعلق لکھتے ہیں کہ مسواک دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی کو کہتے ہیں۔

(نور الغات، ج:۴، ص:۳۸۰، فیروز الغات، ص:۴۲۱)

اصطلاح میں مسواک دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی کو کہتے ہیں جو عموماً چھوٹی انگلی (چھنگلی) کے برابر موٹی اور مقدار ایک بالشت ہوتی ہے جس کے ایک سرے سے ریشے کو چبا کر یا کوٹ کر نرم کیا جاتا ہے۔

مسواک کرنا انبیاء علیھم السلام کی سنت ہے:

حدیث: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا چار چیزیں انبیاء علیھم السلام کی سنتوں میں سے ہیں۔حیاء، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (مشکوۃ شریف ص۔۶۱۱، ج۔۱)

فائدہ: یعنی یہ چاروں خصلتیں انبیاء سابقین کی سنتوں میں سے ہیں اور یہ خصلتیں اللہ رب العالمین کو اس قدر محبوب ہیں کہ ہر نبی کی شریعت میں ان کو قائم رکھا اور تا قیامت قائم رہیں گی، جس سے ان چاروں خصلتوں کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جس نے مسواک کا اہتمام کیا گویا اس نے وہ محبوب عظیم عمل کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء سابقین فرماتے رہے ہیں۔

مسواک فطری امور میں سے ہے:

حدیث۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں فطرت میں ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھوں کا کتروانا، ناخنوں کا کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، پانی کے چھینٹے دینا اور ختنہ کرنا۔ (سنن ابن ماجہ ج:۱، ص:۱۱۴)

فائدہ: اس حدیث سے پتہ چلا کہ دس خصلتیں فطرت میں سے ہیں اور یہاں فطرت کا معنی سنت انبیاء ہے۔ یہ سنت قدیم انبیاء علیہم السلام کے زمانے سے چلی آ رہی ہیں۔ عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا ان سنتوں پر اتفاق کرنے کی بنا پر انہیں پیدائش صفت و حالت کا نام دے دیا گیا ہے۔ جس پر سلیم الفطرۃ انسان پیدا ہوتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، ج:۱، ص:۶۰۶)

فطرت کا معنی دین (اسلام) بھی آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فطرت الله التی فطر الناس علیها (الروم:۳۰)

دور حاضر کے مشہور و معروف مترجمین کا ترجمہ پیش کرتا ہوں،

ضیاالامت سیدنا پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں: اللہ کے دین کو جس کے مطابق اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔ (جمال القرآن، ص:۴۸۹)

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری حفظ اللہ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی (بنائی ہوئی) فطرت (اسلام) ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔

(عرفان القرآن، ص:۶۴۳)

کئی ایک علماء مفسرین نے اس آیت کے معنی دین کے کئے ہیں۔

حضور ﷺ کے لئے رات ہی سے مسواک کا انتظام:

حدیث: حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رویت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی جب آپ ﷺ رات کو قیام فرماتے تو استنجاء کرنے کے بعد مسواک فرماتے۔ (سنن ابوداؤد، ج:۱،ص:۷۹)

فائدہ: امہات المومنین کا طریقہ رہا کہ رات ہی سے آقا ﷺ کے لئے مسواک کا انتظام فرماتی تھیں۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات آداب میں سے ہے کہ کوئی سالک اپنے شیخ کے لئے طالب علم اپنے استاد کے لئے یا پھر کوئی چھوٹا اپنے بڑوں کے لئے رات ہی سے وضو یا مسواک کا انتظام کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز تہجد کے وقت مسواک استعمال کرنا:

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک سے صاف فرماتے۔(ابن ماجہ ج:۱،ص:۱۱۳)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات آپ ﷺ کے پاس گزاری تو آپ ﷺ نے مسواک فرمائی۔(بخاری ج:۱،ص:۲۰۰)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ رات کو دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر فراغت (نماز کی) کے بعد مسواک فرمایا کرتے تھے۔

(الترغیب والترھیب ج:۱،ص:۱۶۶)(ابن ماجہ ج:۱،ص:۱۱۳)

مسواک کی فضیلت:

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک (وضو میں) سے ادا کی گئی نماز بغیر مسواک والی نماز کے پچھتر (۷۵) درجے افضل ہے۔(احیاء العلوم، ج:۱، ص:۳۴۳)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسواک سے ادا کی گئیں دو رکعتیں مجھے زیادہ محبوب (پسند) ہیں ان ستر رکعتوں سے جو بغیر مسواک کے ادا کی گئیں ہوں۔

(کنز العمال، ج:۱،ص:۳۱۷،سنن کبریٰ)

امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مراقی الفلاح میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی، حضرت ابن عباس اور عطاء رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے سے نماز کا ثواب ننانوے گنا سے لیکر چار سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مسواک پر تاکید کرنا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور خدا کو خوش کرنے والی ہے اور میرے پاس جب بھی جبرائیل علیہ السلام آئے تو مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اگر مجھ پر امت کی تکلیف گراں نہ ہوتی تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا اور میں مسواک اس کثرت سے کرتا ہوں کہ مجھے مسوڑے زخمی ہونے کا خدشہ ہو جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب ج:۱ص:۱۶۶۔ ابن ماجہ، ج:۱ص:۱۱۳)

فائدہ: اس سے مسواک کی فضیلت اور اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آقا ﷺ سے ملاقات کے وقت مسواک کرنے کی تاکید کرنا اور آپ کا یہ تاکید کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ یعنی مسواک کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک محبوب عمل اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

مسواک کن کن اوقات میں کرنی چاہیے:

عن ابی هريرة رضی الله عنه (مرفوعاً) المسواک سنة فاستاكوأی وقت شئتم.

(کنز العمال، ج:۹ص:۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسواک سنت ہے جس وقت چاہو کرو۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہو کہ مسواک کرنا وضو اور نماز کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ جب چاہیں مسواک استعمال کر سکتے ہیں مثلاً نیند سے بیداری کے وقت، کھانے سے پہلے اور بعد میں منہ سے بدبو کو زائل کرنے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

حدیث؛ حضرت شریح بن ھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کیا کہ حضورﷺ گھر میں تشریف لاتے تو پہلے کون سا کام شروع فرماتے؟ آپؓ نے فرمایا کہ حضورﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو مسواک فرمایا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ، ج:۱،ص:۱۱۳،سنن ابوداوٗد، ج:۱،ص:۸۰)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضورﷺ جب رات کو قیام فرماتے تو اپنے دہن مبارک کو مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔(سنن ابوداوٗد، ج:۱،ص:۸۹)

حدیث: ام محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت کی ہے کہ حضورا کرمﷺ دن رات میں جب بھی بیدار ہوتے، وضو کرنے سے پہلے مسواک فرمایا کرتے تھے۔(سنن ابوداوٗد، ج:۱،ص:۸۹)

فائدہ: کیا مسواک پانچ وقت نمازوں میں کرنی چاہیے؟ ایسا نہیں ہے حضورا کرمﷺ دن رات میں جب بھی بیدار ہوتے مسواک فرمایا کرتے تھے، گھر میں داخل ہوتے وقت بھی، سفر کرتے وقت بھی اور جب حضورا کرمﷺ نے اس دنیا عارضی سے بظاہر پردہ فرمایا اس وقت بھی آپﷺ نے مسواک فرمائی۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورا کرمﷺ جب سفر فرماتے تو مسواک، کنگھی، سرمہ دانی، بوتل اور آئینہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ (تلخیص الحبیر ، ج:۱، ص:۲۴۱)

فائدہ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو مسواک کرنے کا عمل اس قدر محبوب تھا کہ سفر میں بھی مسواک ساتھ رکھتے تھے تا کہ مسواک نہ ملنے پر غفلت نہ ہو جائے اور مسواک کے فضائل وفوائد سے محروم نہ ہو جاؤں۔لیکن ہم غفلت میں ہیں اللہ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔

فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں مسواک کرنے کے مخصوص اوقات:

(۱):امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسواک کے بارے فرماتے ہیں:

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسواک کو نماز اور وضو کیساتھ خاص نہیں فرمایا اور آپ فرماتے ہیں مسواک کرنا دین کی سنت میں سے ہے یعنی مسواک کو استعمال کرنا دین کے حصوں میں سے ایک جز ہے۔امام اعظمؒ کے اس قول کو علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں، علامی شامیؒ نے ردالمختار اور امام طحطاویؒ نے حاشیہ طحطاوی میں نقل کیا ہے۔

(عمدۃ القاری، ج:۱،ص۴،۲۔ردالمختار، ج:۱،ص:۲۴۹۔حاشیہ طحطاوی)

(۲):امام حافظ زکی الدینؒ اور امام نوویؒ کے نزدیک مسواک کرنے کے مشترک مخصوص اوقات یہ ہیں:(۱) نماز

کے وقت (۲) وضو کے وقت (۳) تلاوت کلام پاک کے وقت (۴) نیند سے بیداری کے وقت (۵) منہ کا ذائقہ بدلنے کیلئے

(۳): امام وھبۃ الزحیلی فتح القدیر کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں مسواک کو خاص طور پر استعمال کیا جائے۔ ۱: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت، ۲: درس قرآن سے قبل، ۳: درس حدیث کے وقت، ۴: علم شرعی سے قبل، ۵: ذکر اللہ سے قبل ۶: سونے سے قبل، ۷: بیداری کے وقت، ۸: گھر میں داخل ہوتے وقت، ۹: نزع کے وقت، ۱۰: سحری کے وقت، ۱۱: کھانے سے قبل اور بعد۔ (الفقہ الاسلامی والادلہ، ج:۱، ص:۴۵۵)

(۴): امام وھبۃ الزحیلی فرماتے ہیں: فھو مسنون فی کل وقت ہر وقت مسواک استعمال کرنا سنت ہے یعنی وقت کی کوئی قید نہیں۔

حضور ﷺ کا امت پر شفقت فرمانا:

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر امت کا مشقت میں پڑنا مجھ پر شاق نہ ہوتا تو ان پر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ (ابن ماجہ، ج:۱، ص:۱۱۲)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کا مشقت میں پڑنا مجھ پر شاق نہ ہوتا تو ان پر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ (سنن کبریٰ ج:۱، ص۱۲۸)

فائدہ: حضور ﷺ کا اپنی امت پر یہ ایک خاص احسان عظیم ہے اور آپ ﷺ اس بات سے بخوبی آشنا تھے کہ میری امت پر مسواک کرنا بہت شاق گزرے گا صرف امت کی نرمی و بھلائی اور آسانی کے لئے آپ ﷺ نے مسواک کو فرض یا واجب نہیں قرار دیا لیکن خود اس پر مبالغہ سے عمل سے کیا اور اسکی فضیلت وفوائد کے ذریعے اسکی ترغیب دلائی، اسی بنا پر علامہ شامیؒ اور دیگر فقہا نے اسے سنت مؤکدہ قرار دیا۔

روزہ کی حالت میں مسواک کا حکم:

حدیث: حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا جسکا کوئی شمار نہیں۔ (بخاری شریف، ج:۱، ص:۴۷۷) (جامع ترمذی ج:۱، ص:۱۳۹)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بھی مسواک فرمایا کرتے تھے۔ (تلخیص الحبیر ج:۱، ص:۲۴۷)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دار کے اچھے کاموں میں سے ایک مسواک کرنا ہے (ابن ماجہ، ج:۱، ص:۴۷۵)

فائدہ: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو مسواک کرنے کا عمل اس قدر محبوب تھا کہ آپ روز کی حالت میں بھی مسواک فرمایا کرتے تھے اور ساتھ میں روزہ دار کو ایک خوشخبری بھی سنادی کہ روزہ دار کے بہترین کاموں میں سے ایک عمل ہے (یعنی مسواک کرنا)

امام کاسانیؒ فرماتے ہیں مسواک استعمال کرنے کا حکم مطلقاً ہے۔ (بدائع الصنائع، ج:۱، ص:۱۹)

یعنی مسواک کرنے کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں، معلوم ہوا روزہ کی حالت میں مسواک استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ "نیل الاوطار" میں عامر بن ربیعہؓ والی روایت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روزہ دار کے لئے مسواک کرنا مستحب ہے وقت کی قید کے بغیر۔ یعنی روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کے لئے کوئی خاص وقت معین نہیں جب چاہے کرے۔ (نیل الاوطار، ج:۱، ص:۱۲۸)

کیا ٹوتھ برش مسواک کے قائم مقام ہے؟

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں۔ حدیث: **عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال تجزی من السواک الاصابع .**

(سنن کبریٰ، ج:۱، ص:۴۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انگلیاں مسواک کی کفایت کرتی ہے۔

فائدہ: ان احادیث طیبہ کے ضمن میں یہ کہا جائے کہ مسواک کے ہوتے ہوئے منجن اور ٹوتھ برش وغیرہ بھی مسواک کے حکم میں ہے، یہ بات درست نہیں ہے۔ فقیر آپ کے سامنے کچھ احادیث اور اقوال فقہاء (احناف) پیش کرے گا جن سے ہمارا شرح صدر ہوگا اور یہ حقیقت ہم پر آشکار ہوگی کہ منجن اور ٹوتھ برش وغیرہ کا استعمال مسواک کی موجودگی میں کفایت نہیں کرتے۔

حدیث: ابونعیم نے کتاب السواک میں عمرو بن عوف المزنی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: مسواک کے بجائے انگلی سے منہ صاف کر لینا کافی ہے جب کہ مسواک نہ ہو۔

(کنز العمال، ج:۹، ص:۳۱۱)

اقوال فقہاء کرام:

۱) سیدنا امام طحطاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجزی من السواك الاصابع ،اس میں من بدل کے لئے ہے۔

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۶۸)

۲) شیخ الاسلام ابی بکر بن علی بن محمد الحدادالیمنی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مسواک نہ ہو تو سخت کپڑے یا سیدھے ہاتھ کی شہادت والی انگلی (سبابہ) سے دانتوں کو صاف کر سکتے ہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج:۱، ص:۳۰)

۳) الامام حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی وضو کی سنتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر مسواک نہ ہو تو تب انگلی کے استعمال سے سنت پوری ہو جائے گی۔ (نور الایضاح، ص:۳۲)

۴) الشیخ ابن نجیم الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مسواک نہ ہو تو انگلیاں مسواک کی کفایت کرتی ہیں۔

(بحر الرائق، ج:۱، ص:۴۳)

۵) فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ مسواک کرنے کے لئے انگلی لکڑی (مسواک) کے قائم مقام نہیں ہو سکتی البتہ لکڑی نہ ملے تو اس صورت میں داہنے ہاتھ کی انگلی لکڑی کا قائم مقام ہو سکتی ہے۔ یہ محیط اور ظہیریہ میں لکھا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج:۱، ص:۸)

فائدہ: حدیثِ انس کے ضمن میں کہا جاتا ہے کہ مسواک کے ہوتے ہوئے منجن یا ٹوتھ برش سنت مسواک کی کفایت کرتے ہیں جو درست نہیں جب کہ احادیث طیبہ اور اقوال فقہاء سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسواک کے ہوتے ہوئے انگلی یا کوئی دوسری چیز مسواک کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات درست نہیں ہے کہ منجن اور ٹوتھ برش مسواک کے حکم میں ہیں۔ ہاں، اگر مسواک موجود نہ ہو تو انگلی قائم مقام ہے۔ مزید یہ کہ اگر انگلی مسواک کے قائم مقام ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر وفات کے وقت اپنی انگشت مبارک سے مسواک فرماتے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہیں کیا بلکہ جیسے ہی عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے پاس مسواک دیکھی اور وہ مسواک (لکڑی والی) آپ کو دی گئی پھر آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خوب اچھی طرح مسواک استعمال کی۔ (اللہ ورسولہ اعلم، صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

یہ بات یاد رہے کہ مسواک کرنے میں دو بنیادی سنتیں ہیں۔ایک سنت مسواک (لکڑی والی) اور دوسری سنت نظافت و پاکیز گی (دانتوں کی) ہے۔ٹوتھ پیسٹ، منجن سے سنت نظافت و پاکیز گی ادا ہوجائے گی جبکہ سنت مسواک (لکڑی والی) ادا نہ ہوگی۔اور مسواک کے استعمال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں سنتیں سنت آلہ اور سنت نظافت و پاکیز گی ادا ہوجائیں گی۔

ٹوتھ برش کرنا افضل یا مسواک:

مسواک موجود ہوتو پھر ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ کے استعمال سے سنت مسواک ادا نہ ہوگی۔کیونہ احادیث طیبہ اور اقوال فقہاء سے یہ بات ثابت ہے کہ مسواک کی موجودگی میں کوئی بھی چیز مسواک کی کفایت نہیں کرسکتی اور مسواک کی جو فضیلت احادیث طیبہ سے ثابت ہے کہ اس کے استعمال سے نماز کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، سب سے بڑھ کر یہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کا سبب ہے،انبیاء سابقین اور بالخصوص ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب وعظیم عمل ہے۔اس کے مقابلہ میں ٹوتھ برش، منجن کو کیسے فضیلت دی جاتی ہے۔اور مسواک کے ساتھ جو بنیادی،ضروری، صحتی اور طبی فوائد وابستہ ہیں وہ مصنوعی چیز ٹوتھ برش سے کیونکر حاصل ہوسکتے ہیں۔

فاستبقو االخیرات:

۱)جب ہم مسواک اور ٹوتھ برش کی قیمتوں کا تقابل کرتے ہیں تو ہر دور میں مسواک کی قیمت سستی نظر آتی ہے۔مسواک کی کم سے کم قیمت ۵ روپے جب کہ تھرڈ کلاس ٹوتھ برش کی کم از کم قیمت ۴۰ یا ۵۰ روپے ہے۔اگر ہم ٹوتھ برش کو ترک کر کے ۵ روپے کی مسواک استعمال کریں جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور باقی مال (۳۵،۴۰ روپے) جو اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اس کی راہ میں غریبوں، مسکینوں میں تقسیم کر دیں تو کیا نقصان میں رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔اور مزید قرآن پاک کی اس آیت ومما رزقنھم ینفقون کے تحت متقین کی صف میں داخل کردئے جائیں گے۔سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ادا ہوئی اور اس سنت مسواک کے صدقے نامۂ اعمال میں حسنات کا اضافہ بھی ہوا۔

۲) ٹوتھ برش کو ترک کر کے ۵ روپے کی مسواک کو استعمال کیا جائے اور باقی روپوں کی مسواک خرید کر اپنے مومنین بھائیوں میں تحفۃً پیش کرنے سے نامۂ اعمال میں حسنات کا اضافہ ہوگا۔جب جب مومنین بالخصوص پانچ وقت

فرض نمازوں میں اور بالعموم جب بھی مسواک استعمال کریں گے، تب تب اس کا ثواب مسواک کا تحفہ دینے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

مسئلہ: مسواک کا ہدیہ دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔

مسواک کا تحفہ دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حدیث: حضرت ابو خیرہ صحابی سے روایت ہے کہ میں ایک وفد (جماعت کے ساتھ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیلو کی مسواک دی تا کہ میں مسواک کروں تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس تو تر شاخ (مسواک) ہے مگر میں نے آپ کا ہدیہ کرامۃً قبول کیا۔ (تلخیص الحبیر، ج:۱)

فائدہ: مختصراً اس حدیث سے معلوم چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیلو کی مسواک استعمال کیا کرتے تھے۔ مسواک کا ہدیہ (تحفہ) دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ کوئی عظیم شخص یا کوئی بڑا شخص کوئی دے اور وہ چیز پہلے سے آپ کے پاس موجود ہو تو کرامۃً اس کے تحفے کو قبول کیا جائے۔

وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسواک کرنا:

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی۔ باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینے اور گردن سے لگایا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے لئے ایک مسواک لیکر حاضر ہوئے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چبا نہ سکے، تو میں نے لیکر اسے چبا دیا تو اس کے ساتھ آپ نے مسواک فرمائی۔

(بخاری شریف، ج:۳، ص:۱۹۰۔ طبقات ابن سعد، ج:۲، ص:۲۸۲)

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا۔ حضرت ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا: اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک

مجھے دیدو۔ پس انہوں نے مجھے وہ دیدی۔ پس میں نے وہ چبا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیدی، آپ صلی اللہ علیہ واالہ وسلم نے اس کے ساتھ مسواک کی اوراس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ (بخاری شریف، ج:۳،ص:۷۳۳)

فائدہ: مذکورہ احادیث طیبہ سے یہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسواک کرنے کا عمل اتنا محبوب تھا کہ بظاہر اس دنیا سے وفات کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک کے عمل کو ترک نہیں کیا۔ مسواک کی مزید اہمیت کا اندازہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عملِ حسنہ سے لگائیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر کی استعمال شدہ مسواک لے کر بغیر کسی کراہت کے مسواک استعمال کی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب المغازی میں ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات (بظاہر) کے وقت جب مسواک لی تو خوب اچھی طرح مسواک فرمائی۔

فرشتوں کا مسواک کے سبب منہ لگانا:

حضرت ابن شہاب سے مرسلاً مروی ہے کہ جب آدمی دن یا رات میں نماز کے ارادے سے کھڑا ہوتا ہے ، پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور مسواک کرتا ہے، پھر نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں اور اس کے قریب ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتے ہیں۔ پس جس قدر بھی یہ قرآن پڑھتا ہے، وہ فرشتے کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اگر مسواک نہیں کرتا تو فرشتے چکر لگاتے ہیں مگر اس کے منہ میں اپنا منہ نہیں رکھتے۔ (کنز العمال، ج:۹، ص:۳۱۳)

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے مسواک کی فضیلت و اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ مسواک کے استعمال سے فرشتے اپنا منہ مسواک کرنے والے کے منہ پر رکھ دیتے ہیں، جب یہ قرآن پڑھتا جاتا ہے تو فرشتے اپنا نورانی منہ لگائے رکھتے ہیں۔ اگر مسواک نہ کی جائے تو فرشتے اپنا نورانی منہ لگانے سے اعراض کرتے ہیں۔ پھر حضرت انسان فرشتوں کی طرف سے نور جیسی عظیم نعمت کی منتقلی سے محروم رہ جاتا ہے۔

امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عارف باللہ شیخ احمد الزاہد کی کتاب **تحفۃ السلاک فی الفضائل السواک** کے حوالے سے مسواک کے کثیر فوائد جو حضرت علی، ابن عباس اور عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱) مسواک کرنا فرشتوں کی خوشی کا باعث ہے۔

۲) مسواک کرنے سے چہرے پر نور آتا ہے اور نور کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

۳) مسواک کرنے والا شخص جب گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے ساتھ چلتے ہیں۔

۴) وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں جب یہ مسجد سے نکلتا ہے تو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۵) فرشتے مسواک کرنے والوں کے متعلق فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ شخص انبیاء علیہم السلام اور اولیا کے نقش قدم پر چلنے والا ہے اور ہر دن ان کی اتباع کے طالب رہتے ہیں۔

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۶۹)

صحابہ کرام کا مسواک کو کان اور عمامہ شریف پر رکھنا:

حدیث: ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھے رہتے اور مسواک کو اپنے کان پر اس طرح رکھتے جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتے ہیں۔ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے۔ (ابوداؤد شریف، ج:۱، ص:۲۴)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ مسواک کو اپنے عمامہ شریف میں رکھتے تھے۔

(ردالمحتار، ج:۱، ص:۲۵۲)

فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مسواک کو کان اور عمامہ شریف میں رکھنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ صحابہ مسواک کا کس قدر اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء سابقین کی اس عظیم سنت سے محروم نہ ہو جائیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پسندیدہ مسواک:

حضرت ابو خیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد (عبدالقیس) کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیلو کی لکڑی دیتے ہوئے فرمایا اس

لکڑی کے ساتھ مسواک کیا کرو۔(تلخیص الحبیر ، ج:۱، ص:۲۴۸)

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسواک لانے کے لئے منتخب کیا گیا۔(تلخیص الحبیر ، ج:۱، ص:۲۶۳)

حدیث: وقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو مسواک پیش کی گئی تھی وہ پیلو کی تھی۔

(تلخیص الحبیر ، ج:۱، ص:۲۵۰)

علامہ شامی اور امام طحطاوی اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرماتے ہیں افضل مسواک پیلو کی ہے۔ پھر زیتون کی

(ردالمختار، ج:۱،ص:۲۵۲،حاشیہ طحطاوی ص:۶۷)

پیلو کی مسواک کے فوائد اطباء اور حکماء کے نزدیک:

خالق کائنات کی ہر تخلیق با مقصد ہے بے مقصد نہیں وہ چاہے حیوانات میں سے ہوں نباتات میں سے یا جمادات میں سے ہوں میدانی اور پہاڑی علاقوں میں پیلو کا درخت بہت کثرت سے ہے۔ یہ درخت اپنے اندر بیشمار خوبیوں اور فوائد کو سمائے ہوئے ہے۔اسکے پھل، پھول، پتے اور چھاؤں بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں لیکن اس درخت کی شاخیں بکثرت استعمال میں لائی جاتی ہیں جیسے ہم مسواک کہتے ہیں۔اطباء کہتے ہیں کہ

(۱) پیلو کی مسواک خشکی پیدا کرتی ہے یعنی منہ میں موجود زائد رطوبت اور کثرت لعاب کو کم کر دیتی ہے۔

(۲) بلغم کو روک دیتی ہے۔

(۳) گلے کے امراض کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

(۴) رطوبت کو جذب کرتی ہے یعنی مسوڑھوں میں موجود گندی رطوبات اپنے اندر جذب کرتی ہے جس سے مسوڑھے صاف اور تندرست رہتے ہیں۔

(۵) پیلو کے درخت کے کیمیائی تجزیے سے معلوم ہوا کہ کلورین اس میں بڑی تعداد میں موجود ہوتی ہے جو منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔

نوٹ: مزید مطالعہ کے لئے سنت نبوی اور جدید سائنسی تحقیق کا مطالعہ کریں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنسی تحقیق، ج:۱، ص:۱۲-۳۱۱)

کس کس لکڑی سے مسواک کی جائے:

ہراس درخت کی لکڑی سے مسواک کی جاسکتی ہے جس کا مزہ کڑوااور کسیلا ہومگر زہریلا نہ ہولیکن کچھ اشجار ایسے ہیں جنکی لکڑی سے مسواک کرنا منع کیا گیا ہے انشاء اللہ احادیث مبارکہ اقوال فقہاء سے ہم اسکو بیان کریں گے۔

زیتون کی مسواک:

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا ہی بہترین مسواک ہے زیتون کی جو مبارک درخت ہے جو منہ کو خوشگوار رکھتا ہے اور بدبو کو زائل کرتا ہے یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مسواک ہے۔(کنز العمال ج:۹،ص:۳۲۱،شامی، ج:۱،ص:۲۵۲) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقاۃ''میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء نے بیان کیا ہے مسواک کسی کڑوے درخت سے ہو(زہریلا نہ ہو)امام طحطاوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسواک کڑوے درخت سے ہو کیونکہ بلغم کو ختم کرتی ہے اور سینے کی صفائی کرتی ہے۔

(حاشیہ طحطاوی ص:۴۷)

کن لکڑیوں سے مسواک نہ کی جائے:

حدیث: حضرت ضمرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ریحان کی لکڑی سے مسواک بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جزام کو حرکت دیتا ہے۔(تلخیص الحبیر ،ج:۱، ص:۲۵)

علامہ شامی، امام طحطاوی، امام وھبۃ الزحیلی اور امام حصکفی اور دیگر فقہاء نے انار، بانس گلاب کی شاخوں سے مسواک کرنے کو منع کیا ہے کیونکہ یہ صحت کے لئے مضر ہیں۔

حضرات صحابہ کرام اور فقہائے کرام سے منقول مسواک کے دینی ودنیاوی فوائد:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی دس فوائد:

۱۔مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے

۲۔خدا کی خوشنودی ملتی ہے

۳۔شیطان کے غصے اور ناراضگی کا سبب ہے

۴۔اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی محبت حاصل ہوتی ہے

۵۔مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں

۶۔قوت بینائی میں اضافہ ہوتا ہے

۷۔نیکیوں میں ستر گناہ اضافہ ہوتا ہے

۸۔دانتوں میں سفیدی پیدا ہوتی ہے

۹۔منہ کی بدبو کو ختم کرتی ہے

۱۰۔نظام انہظام کو بہتر کرتی ہے(کنز العمال،ج:۹،ص:۳۲۰)

کنز العمال کی ایک اور روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول مسواک کے فوائد بیان کئے گئے ہیں ان میں سے کئی ایک مشترک ہیں ہم باقی کا ذکر کردیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں تم پر مسواک لازم ہے(۱)فرشتوں کی خوشی کا باعث ہے(۲)بلغم کو ختم کرتی ہے(۳)منہ کو خوشگوار بناتی ہے(۴)معدہ کی اصلاح کا باعث ہے۔حافظ علی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ مسواک سنت میں سے ہے۔

(کنز العمال،ج:۹،ص:۳۲،سنن دار قطنی،ج:۱،ص:۵۶)

امام شہاب الدین عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ قشیریؒ نے حضرت ابوالدرداءؓ سے بلا اسناد یہ روایت نقل کی کہ مسواک کیا کرو اس سے غفلت مت کرو کیونکہ مسواک کرنے میں کم از کم چوبیس فوائد ہیں چند کا تذکرہ فرمایا اور وہ یہ ہیں (۱)مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے(۲)سنت کا ثواب ہے(۳)نماز کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے(۴)انسان غنی ہو جاتا ہے(۵)خوشگواری پیدا ہوتی ہے(۶)سر کے درد سے آرام ملتا ہے(۷)داڑھ کا درد دور ہوتا ہے(۸)مسواک استعمال کرنے سے دانت چمکنے اور چہرے پر نور آنے سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں(تلخیص الحبیر،ج:۱،ص:۲۴۸)علامہ شامیؒ نے ردالمحتار میں مسواک کے کئی فوائد ذکر کئے ہیں ہم چند کا تذکرہ کریں گے چونکہ اکثر پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں (۱)۔آپ فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے سے بیماریوں سے شفا ملتی ہے(۲)۔مسواک کرنے والا شخص پل صراط پر سے تیز رفتاری سے گزر جائے گا۔(۳)۔مسواک کرنا سر کی رگوں کے لئے مفید ہے(۴)۔مسواک کرنا روح نکلنے کے عمل کو آسان کرتا ہے

(۵)۔علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ امام زہریؒ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ امام زہریؒ نے فرمایا مسواک کرنے کے تیس فوائد ہیں۔سب سے ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ مسواک کرنے سے گندگی دور ہوتی ہے اعلیٰ فائدہ یہ ہے مرتے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے(ردالمحتار،ج:ا،ص:۲۵۲،۲۵۳)

حضور قبلہ محبوب سائیں دامت برکاتہم العالیہ اپنے ہر وعظ میں مسواک کا تذکرہ کرتے وقت فرماتے ہیں کہ کیا ہی سستا سودا ہے کہ چند روپیہ(پانچ) کی لکڑی کے سبب ایک بندہ مومن کو کلمہ شہادت نصیب ہو جائے (یعنی خاتمہ ایمان پر ہونا)اس مبارکہ سنت سے غفلت کیوں؟

مسواک کے صحابہ کرام سے منقول ۴۷ دینی و دنیاوی فوائد:

امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عارف باللہ شیخ احمد الزاہد کی کتاب ''**تحفہ السلاک فی فضائل السواک** '' کے حوالے سے مسواک کے فوائد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں ذکر فرمائے ہیں کہ مسواک کیا کرو اس سے غافل مت رہو اور مسواک کرنے سے استقامت اختیار کرو کیونکہ اس میں ،ا۔اللہ کی رضا ہے ،۲۔مسواک کرنے سے نماز کا ثواب ۹۹ ناوے گنا سے لیکر چار سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے،۳۔مسواک کرنے پر استقامت اختیار کرنا وسعت رزق کا باعث ہے،۴۔مسواک کرنے والا غنی ہو جاتا ہے،۵۔اسباب رزق میں آسانی کا باعث ہے،۶۔منہ کی صفائی اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں،۷۔مسواک کرنے سے سر کا درد دور ہوتا ہے یعنی آرام ملتا ہے،۸۔سر کی رگوں کے لئے مفید ہے۹۔بلغم دور کرتی ہے،۱۰۔دانت مضبوط کرتی ہے،۱۱۔قوت بینائی بڑھتی ہے،۱۲۔معدہ صحیح کام کرتا ہے ،۱۳۔مسواک کرنے والے کی فصاحت و بلاغت میں اضافہ ہوتا ہے۱۴۔قوت حافظہ بڑھاتا ہے،۱۵۔عقل بڑھتی ہے ،۱۶۔دل کی پاکی حاصل ہوتی ہے ،۱۷۔نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے ۱۸۔فرشتوں کی خوشی کا باعث ہے،۱۹۔مسواک کرنے سے چہرے پر نور آتا ہے اور نور کی وجہ سے فرشتے مصافحہ فرماتے ہیں،۲۰۔مسواک کرنے والا شخص جب گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے ساتھ چلتے ہیں،۲۱۔وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں جب یہ مسجد سے نکلتا ہے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۲۲۔انبیاء رسل اس کے لئے استغفار کرتے ہیں ،۲۳۔شیطان کی ناراضگی اور غصہ کا باعث ہے ،۲۴۔ذہن کو جلا ملتی ہے ،۲۵۔کھانا ہضم ہوتا ہے،۲۶۔اولاد کا باعث ہے،۲۷۔مسواک کرنے والا مسواک کے سبب پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا،۲۸۔بڑھاپا دیر سے

آئے گا،۲۹۔نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا،۳۰۔جسم کو اطاعت الٰہی پر اُبھارتا ہے،۳۱۔بدن سے زائد حرارت دور ہوتی ہے،۳۲۔جسم کا درد دور کرتی ہے،۳۳۔کمر مضبوط ہوتی ہے،۳۴۔موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے،۳۵۔روح نکلنے کا عمل آسان ہوتا ہے ۳۶۔دانتوں میں سفیدی پیدا ہوتی ہے،۳۷۔ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے،۳۸۔فالتو رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں،۳۹۔قبر میں کشادگی پیدا کر دی جاتی ہے،۴۰۔اس دن مسواک نہ کرنے کے برابر لوگوں کا ثواب ملتا ہے،۴۱۔جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں،۴۲۔فرشتے مسواک کرنے والوں کے متعلق فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ شخص انبیاء علیھم السلام کے نقش قدم پر چلنے والا ہے اور ہر دن ان کی اتباع کے طالب رہتے ہیں،۴۳۔مسواک کرنے والے کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں،۴۴۔مسواک کرنے والا شخص دنیا سے نہیں نکلتا مگر پاک صاف ہو کر،۴۵۔جس طرح اولیاء کرام کی ارواح کو فرشتے قبض کرنے آتے ہیں (یعنی حسین وجمیل صورت میں اطمینان وسکون کے ساتھ) مسواک کرنے والے کے ساتھ بھی یہی معاملہ رکھتے ہیں،۴۶۔مسواک کرنے والے شخص کو اُس وقت تک اس دنیا عارضی سے نہیں اٹھایا جاتا جب تک اُسے حضور اکرم ﷺ کے حوض کوثر سے جام پلا کر سیراب نہ کیا جائے،۴۷۔عارف باللہ شیخ احمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ منہ صاف رہتا ہے اور رب کی خوشنودی ملتی ہے۔(نوٹ) بعض نے کہا یہ تمام فضائل مرفوع اور بعض نے کہا موقوف ہیں۔ (حاشیہ طحطاوی،ص:۶۹)

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ:

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنھما سے ماخوذ مسواک پکرنے کا سنت طریقہ نقل فرمایا ہے کہ مسواک کو دائیں ہاتھ کی خنصر (چھوٹی انگلی) کو مسواک کے نیچے رکھے اور بنصر (چھوٹی انگلی کے ساتھ والی) وسطی (درمیان والی) اور سبابہ (شہادت والی انگلی) مسواک کے اوپر رکھے اور ابہام (انگوٹھا) مسواک کے سر کے نیچے رکھے۔(یعنی جس طرف مسواک کے ریشے ہوں)۔(البحر الرائق،ج:۱،ص:۴۳)

مسواک کرنے کا طریقہ:

امام ابن نجیم بحر الرائق میں فرماتے ہیں کہ مسواک دائیں جانب اوپر کے دانتوں سے شروع کریں کم از کم تین مرتبہ پانی کے ساتھ پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں کو۔(البحر الرائق،ج:۱،ص:۴۲)

مسواک کی لمبائی اورموٹائی:

امام حصکفی فرماتے ہیں مسواک کی لمبائی ایک بالشت ہواگرزائد ہوتو اس پر شیطان سوار ہوتا ہےاور موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔امام رافعیؒ فرماتے ہیں اگرایک بالشت سے چھوٹی ہوتب بھی صحیح ہے۔(ردالمحتار، ج:۱،ص:۲۵۱)

مسواک کی مکروہات:

(۱)لیٹ کرمسواک کرنے سے تلی بڑھتی ہے۔(۲)مٹھی سے پکڑ کرمسواک کرنے سے بواسیر کا مرض پیدا ہوتا ہے ،(۳)مسواک کوکھڑا رکھا جائے ورنہ جنون پیدا ہوتا ہے۔(۴)مسواک کوبغیر دھوئے رکھنے سے شیطان استعمال کرتا ہے۔

(ردالمحتار، ج:۱،ص:۲۵۱۔ البحرالرائق، ج:۱، ص:۴۳۔ درمختار، ج:۱، ص:۲۵۱)

مسواک کوعرضاً کریں یاطولاً:

حدیث: حضرت عطاء بن رباحؒ سے مروی ہے کہ آقاﷺ نے فرمایا پانی پیوتو چوس کر پیو جب مسواک کروتو عرضاً(چوڑائی) کرو۔(سنن کبریٰ، ج:۱،ص:۶۵)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپﷺ مسواک عرضاً فرمایا کرتے تھے طولاً نہیں۔فائدہ: مذکور احادیث طیبہ سے ثابت ہوا کہ مسواک کوعرضاً کیا جائے طولاً نہیں۔طولاً کرنے سے مسوڑھوں کونقصان پہنچ سکتا ہے۔ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ اورمحدث شہیر ابوطیب شمس الحق شارح ابوداؤدؒ عون المعبود میں لکھتے ہیں مسواک عرضاً کرنا چاہیے طولاً کرنے سے گوشت چھلنے کا خدشہ ہے(عون المعبود، ج:۱،ص:۱۱۵)

حضوراکرمﷺ کازبان مبارک پرمسواک کرنا:

حدیث: ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم سواریاں مانگنے کے لئے بارگاہ محمدیﷺ میں حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپﷺ زبان مبارک پرمسواک فرمارہے تھے۔

حدیث: امام ابوداؤد ایک اور روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں نبی کریمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپﷺ مسواک فرمارہے تھے اورمسواک کوزبان مبارک کے ایک جانب کرکے آہ آہ کررہے تھے جیسے کوئی شخص قے کرتا ہے۔(سنن ابوداؤد، ج:۱،ص:۷۷)''بخاری شریف کی روایت میں لفظ اُع اُع آیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ منہ کی نظافت (پاکیزگی) کے لئے مسواک کے ملنے کو صرف دانتوں پر ملنا کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ زبان مبارک پر بھی مَلا کرتے تھے تاکہ منہ کی صفائی اچھی طرح ہو اور بدبو زائل ہو جائے۔

آپ ﷺ آہ، آہ یا اُع، اُع فرما رہے تھے یعنی کھنکار رہے تھے تاکہ نظافت کامل طور پر ہو جائے۔

نوٹ: زبان پر مسواک کو طولاً کیا جا سکتا ہے۔

مستحبات:

امام طحطاوی ''حاشیہ طحطاوی'' میں فرماتے ہیں مستحب یہ ہے کہ مسواک دانتوں کے ظاہر پر، (سامنے کی طرف) اور باطن، (اندر کی طرف) دانتوں کے اطراف، اور تالو پر کی جائے۔ (حاشیہ طحطاوی، ص:۴۸)

مسواک دھو کر رکھنا سنت ہے:

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ مسواک فرماتے اور پھر مجھے دھونے کے لئے دے دیتے پہلے میں مسواک کر لیتی پھر دھو کر آپ ﷺ کو عنایت فرماتی۔ (ابوداؤد، ج:۱، ص:۴۸)

فائدہ: مسواک کو دھو کر رکھنا سنت ہے حضور اکرم ﷺ مسواک استعمال کر کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرماتے آپؓ پہلے تبرکاً خود استعمال کرتی تھیں پھر دھو کر آقا ﷺ کو عنایت فرماتی تھیں۔ اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ اپنی ذات میں جو نور الٰہی کو سموئے ہوئے تھے اس نور الٰہی سے آپ مزید وافر حصے کو حاصل کر لیں۔ مزید معلوم ہوا کہ اگر، شیخ اپنے سالک کو مسواک دھونے کے لئے دے تو تبرکاً استعمال کر سکتا ہے۔

مسئلہ: ملاعلی قاری رحمہ الباری امام طیبی کا قول نقل فرماتے ہیں کہ اس حدیث طیبہ میں یہ دلیل ہے کسی کی مسواک اس کی اجازت سے استعمال کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ (یعنی مکروہ نہیں ہے)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج:۲، ص:۷)

جمعۃ المبارک کے دن مسواک کرنے کا خاص حکم:

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے پس جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے اور جسکے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو

لگائے اور مسواک کر لے۔ف (ابن ماجہ، ج:۱،ص:۳۱۷۔ مؤطا امام مالک، ص:۱۰۵)

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ مرد اور عورت پر غسل کرواجب ہے۔ مسواک کرنا اور استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا۔ (سنن نسائی، ج:۱،ص:۴۲۵)

حضور اکرم ﷺ کا بدبو محسوس کرنے پر مسواک کا حکم دینا:

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے جنکی حاجت ایک تھی اس میں سے ایک نے آپ ﷺ سے کلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے منہ میں بدبو محسوس کی تو فرمایا تم مسواک کیوں نہیں کرتے۔

(تلخیص الحبیر، ج:۱، ص:۲۴۵، احیاء العلوم، ج:۱، ص:۳۴۴)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے لوگ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے اور مسواک نہ کئے ہوتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم پیلے دانتوں کے ساتھ چلے آتے ہو مسواک کیا کرو۔ (تلخیص الحبیر، ج:۱،ص:۲۴۵)

فائدہ: ان دو روایات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو بدبو والا منہ اور پیلے پیلے دانت پسند نہ تھے اور آپ ﷺ نے ان دونوں بیماریوں کا حل بھی فرمادیا کہ مسواک کیا کرو ان بیماریوں سے نجات پالو گے۔

مسواک نصف وضو ہے:

حدیث: حضرت حسان بن عیطہ سے مرسلاً مروی ہے کہ مسواک کرنا نصف وضو اور وضو آدھا ایمان ہے (کنز العمال جلد:۹،ص:۳۱۰)

مسواک نصف ایمان ہے:

حضرت حسان بن عیطہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسواک نصف ایمان ہے۔

(اتحاف السادۃ)

فائدہ: وضو کا مقصد نظافت، پاکیزگی، طہارت حاصل کرنا ہوتا ہے اور مسواک کا تعلق بھی طہارت اور نظافت سے ہے اور آپ ﷺ نے طہارت کو نصف ایمان قرار دیا ہے اسی اعتبار سے مسواک کو نصف ایمان کہا گیا ہے۔

دانتوں کی صحت میں قدرتی اشیاء کی اہمیت:

آج کل بازاروں میں مختلف برانڈ کے ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ بڑے دعووں کے ساتھ فروخت کیئے جارہے ہیں۔کسی میں فلورائڈ شامل کیا گیا ہے تو کسی میں لونگ کا تیل موجود ہے۔بہرحال یہ مصنوعی اشیاء فطرت کی قدرتی چیزوں پر فوقیت نہیں رکھتی ہیں۔احادیث مبارکہ میں دانتوں کی صحت کے لئے مسواک استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اگرچہ مسواک کرنا سنت عمل ہے لیکن حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر رحمتِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو مسواک کرنا فرض قرار دے دیا جاتا۔احادیث کے مطابق مسواک دانتوں کو صحت مند رکھنے کے علاوہ معدے اور آنتوں کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہے۔اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسواک کے استعمال سے زبان میں فصاحت و بلاغت جیسی نادر خوبی پیدا ہوجاتی ہے۔اس کائنات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہستی قابل اعتماد ہرگز نہیں ہوسکتی۔تو پھر کیوں امت مسلمہ اپنی زبان میں فصاحت و بلاغت کے لئے مسواک کا استعمال نہیں کرتی اور کیوں غیر فطری اشیاء استعمال کرتی ہے۔

(ہمدرد صحت، دسمبر ۲۰۰۷ء، شمارہ ۱۲، ص:۱۶۔۱۵)

نوٹ: جب مسواک ایک مٹھی کی مقدار رہ جائے، علمائے کرام فرماتے ہیں ادب یہ ہے کہ اس کو دفنا دیا جائے کیونکہ یہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قدتمت هذه الرسالة المختصرة النافعة الكافية الشافية الناجية بفضل الله تعالیٰ ورسوله صلی الله علیه واله وسلم

۱۸ رجب بعد صلوۃ المغرب

مصادر و مراجع

۱۔قرآن کریم
(تراجم)ضیاء الامت سید پیر محمد کرم شاہ الازہری، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔
۲۔لسان العرب امام ابن منظور افریقی المصری، دار بیروت۔
۳۔المعجم الوسیط قدیمی کتب خانہ۔
۴۔ فیروز اللغات مولوی فیروز الدین، فیروز سنز۔
۵۔نور اللغات مولوی نور الحسن نیر کاکوری، جنرل پبلشنگ ہاؤس، کراچی۔
۲۔بخاری شریف امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔
۳۔ترمذی شریف امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسے ترمذی، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔
۳۔سنن ابن ماجہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربیع، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔
۴۔سنن ابو داؤد امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔
۵۔نسائی شریف امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔
۷۔موطاء امام مالک
۶۔سنن کبریٰ الشیخ الامام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، بیروت، لبنان۔
۷۔ مشکوۃ شریف
۸۔سنن دار قطنی الامام علی بن عمر الدار قطنی، دار الکتبہ العلمیہ، بیروت، لبنان۔
۹۔کنز العمال الامام علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی، مؤسسۃ الرسالۃ۔
۱۰۔الترغیب والترھیب الامام الحافظ زکی الدین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔
۱۱۔تلخیص الحبیر الامام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد ابن حجر الکنانی العسقلانی، دار الکتبہ، بیروت، لبنان۔
۱۲۔درمختار الامام حصکفی الحنفی، مکتبہ رشیدیہ، کہوٹہ۔
۱۳۔ردالمحتار الامام الکبیر العلامہ شامی الحنفی، مکتبہ رشیدیہ، کہوٹہ۔
۱۴۔حاشیہ طحطاوی الشیخ الامام الطحطاوی الحنفی، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۱۵۔عمدۃ القاری الشیخ الکبیر العلامہ العینی الحنفی ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔
۱۶۔بدائع الصنائع الامام الجلیل الکاسانی الحنفی ، دارالعلمیہ ،مصر۔
۱۷۔نیل الاوطار الشیخ الامام محمد الشوکانی مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر۔
۱۸۔رکن دین عارف باللہ حضرت شاہ رکن الدین،شبیر برادرز، لاہور۔
۱۹۔عون المعبود للمحدث الشہیر ابی الطیب شمس الحق العظیم آبادے،نشر السنۃ، ملتان۔
۲۰۔ مرقاۃ المفاتیح الشیخ ملاعلی قاری رحمہ الباری، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان۔
۲۱۔ فتاویٰ عالمگیریہ دارالاشاعت، کراچی۔
۲۳۔الجوہرۃ النیرۃ شیخ الاسلام ابی بکر بن علی بن محمد الحداد، قدیمی کتب خانہ۔
۲۲۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنسی تحقیقات، محمد انور بن اختر، دارالاشاعت اسلام
۲۳۔ الفقہ لاسلامی وادلتہ الشیخ الامام وھبۃ الزحیلی ، مکتبہ رشیدیہ، کھوٹہ۔
۲۴۔البحر الرائق الامام ابن نجیم الحنفی ، مکتبہ رشیدیہ، کھوٹہ۔
۲۵۔طبقات ابن سعد
۲۷۔احیاء العلوم سیدنا امام غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ، پروگریسو بکس۔